© rasailojaraid.com

اینگلیکن کلیسیائی مجلس (synod) کی طرف سے ارضِ مقدس کے لیے پُرامن حل کی حمایت

15 جولائی کے اجلاس میں جذباتی مباحثے کے بعد اینگلیکن کلیسیائی مجلس نے 4 کے مقابلے میں 285 ووٹوں کی اکثریت سے ایک قرارداد منظور کی۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ "اس حقیقت کے پیش نظر کہ ارضِ فلسطین تینوں وحدانی مذاہب کے لیے متبّرک ہے۔ نیز مغربی کنارے اور غزہ کی پٹی میں بدامنی پائی جاتی ہے، کلیسیائی مجلس ملکہ معظمہ برطانیہ کی حکومت کی ان تمام کوششوں کی حمایت کرتی ہے جو وہ اسرائیل کو فلسطینی عوام کے ساتھ منصفانہ اور پرامن حل کے لیے گفت وشنید پر آمادہ کرنے کے لیے کر رہی ہے۔"

کینن مائیکل واکر نے بحث کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ اسرائیلی پروپیگنڈے سے بالاتر ہو کر حالات کا جائزہ لیا جائے۔ مشرقِ وسطیٰ میں برطانیہ کا اثر ورسوخ اب بھی قائم ہے کیونکہ "ہمیں ایک ایسی قوم خیال کیا جاتا ہے جو مشرقِ وسطیٰ میں ایک طویل مدت تک بااثر رہنے کے باعث اس علاقے کی سیاست ومعاشرت کو اچھی طرح سمجھتی ہے۔" کلیسیائی مجلس ارضِ مقدس میں آباد اینگلیکن اور دیگر عیسائیوں سے توقع رکھتی ہے کہ ان کے طرز عمل سے احساس ہونا چاہیے کہ چرچ نے صورت حال کا خیال رکھا ہے۔

شیفیلڈ کے صدرِ کلیسیا محترم جان گلیڈون نے کہا کہ بیسویں صدی کی سامیت مخالف تحریک کی جڑیں "عیسائیت کی تاریخ میں بہت گہری ہیں۔" اور کوئی حل باہر سے مسلّط نہیں کیا جاسکتا۔ کینن رے ایڈمز نے بتایا کہ فلسطینی عیسائی اس علاقے سے جا رہے ہیں۔ سینٹ ایڈمنڈسبری اور اپ سچ کے بشپ محترم جان ڈینس نے کہا کہ چرچ دونوں اطراف کے معتدل عناصر کی حمایت کرکے، اور دعاؤں کے ذریعے موجودہ خوف کی فضا سے عہدہ برآء ہوسکتا ہے۔

یارک کے ایان سمتھ نے کہا کہ ماضی میں یہودیوں پر توڑے گئے مصائب کے احساسِ جرم نے بہت سے عیسائیوں کو اس بُری طرح متاثر کیا ہے کہ عیسائیت کی بنیادی صداقتوں کے بارے میں ان کے رویے میں اتنی نرمی پیدا ہوگئی ہے کہ وہ بڑی حد تک ملحد اسرائیلی حکومتوں کی حمایت کرتے ہیں اور فلسطینیوں کے خلاف ظلم وتشدّد کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ کوونٹری کے بشپ محترم سائمن بیرنگٹن وارڈ نے کہا کہ ہمیں فلسطینیوں کی بھرپور امداد کے لیے حتی المقدور کوشش کرنی چاہیے۔

© rasailojaraid.com